© rasailojaraid.com

امام خمینی

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

عمید الرحمن عثمانی

انقلاب ایران کے تاریخ ساز قائد، ایران میں اسلامی جمہوریہ کے بانی، روحانی پیشوا اور عالم اسلام کے ایک عظیم فرزند علامہ روح اللہ آیت اللہ خمینی مرحوم ۳ر جون بروز شنبہ کو اپنی علالت اور آپریشن میں ناکامی کے بعد بالآخر وہاں پہونچ گئے جہاں ہم میں سے ہر ایک کو ایک دن جانا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔ علامہ خمینی کے انتقال کی خبر سے مسلم ممالک میں صفِ ماتم بچھ گئی، موت اٹل اور برحق ہے اور یہ تلخ گھونٹ ہر متنفس کو اپنے وقت پر پینا ہے۔ "کُلُّ نفسٍ ذائقۃُ الموت"۔ اور "اِذا جاءَ اجلُہم لا یستاخرون ساعۃً ولا یستقدمون" فرمانِ الٰہی ہے۔

تاہم اس کارگاہِ ہستی میں بعض شخصیات ایسی بھی پیدا ہوتی ہیں، جن کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد جو خلا پیدا ہوتا ہے، اس کا پر ہونا ممکن نہیں ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ موجودہ صدی میں جن اہم شخصیات نے جدید تاریخ پر گہرے نقوش و اثرات چھوڑے ہیں اور ایک لمبی مدت تک جن کی یاد باقی رکھی جائے گی ان میں مرحوم رہنما کی انقلاب آفریں ذات بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شامل ہے۔

بلاشبہ علامہ خمینی کے انتقال سے سیاسی بالغ نظری، جرأت، بے باکی عقابی عزم اور خودداری کے ایک دور کا خاتمہ ہوگیا۔ علامہ خمینی اپنی ذاتی خصوصیات اوصاف اور کمالات کے اعتبار سے ایک پرکشش، باوضع اور بھاری بھرکم شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے بعض عقائد، افکار و نظریات، سیاسی سوچ واپروچ اور طریقِ کار سے جمہوری اختلاف کے باوجود ان کی اصول پسندی جذبۂ حریت، ایثار و قربانی اور جد وجہد کی تعریف کئے بغیر چارۂ کار نہیں ہے۔

علامہ آیت اللہ خمینی سنہ ۱۹۰۰ء شمالی ایران کے جران نامی ایک قصبہ خمین میں پیدا ہوئے کل عمر ۸۹ سال کی پائی، بچپن سے ہی آپ کی تعلیم و تربیت ایک خاص ماحول میں ہوئی، آپ نے اسلامیات، دینیات، فقہ اور فلسفہ کے شعبوں میں تعلیم حاصل کی، وہ بلا کے ذہین اور تیز آدمی تھے، اور شروع سے ہی ایران میں شاہی طرز نظام اور پہلوی سلطنت کی مغرب نواز پالیسیوں کے سخت مخالف تھے۔ جوانی کی دہلیز میں قدم رکھتے ہی انھوں نے بادشاہی طرزِ نظام کے خلاف مہم کا آغاز کردیا۔ ایران کے سابق بادشاہ رضا شاہ پہلوی دورِ اقتدار میں جب ملک میں بدعنوانی اور انارکی کا غلبہ ہوگیا اور پورے ملک میں مغربی تہذیب و کلچر کا یلغار ہونے لگا۔ تو ایران کے مذہبی علماء اور عوام حکمران طبقہ کے شدید مخالف ہوگئے اور آیت اللہ خمینی کی امیج ایک بے باک رہنما کی حیثیت سے بننے لگی، ۱۹۶۳ء میں خمینی نے حکومت وقت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا، نتیجۃً ملک بھر میں بڑے پیمانے میں تشدد اور افراتفری پھیل گئی۔ حکومت نے آیت اللہ خمینی کو گرفتار کرلیا اور اس کے بعد ۱۹۶۴ء میں ان کو ملک بدر کردیا۔ پہلے آپ نے عراق میں پناہ لی، لیکن وہاں بھی ایجنٹوں نے پہلوی راج کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاتمہ کے لیے اپنی جد و جہد جاری رکھی۔ جب انہیں عراق سے بھی نکالا گیا تو وہ پیرس چلے گئے اور جلا وطنی کی چودہ سالہ مدت میں بھی حکومت ایران کا تختہ الٹنے کی شبانہ یوم فکر میں کوشاں رہے اس دوران خمینی نے زیادہ سے زیادہ ایرانی عوام کا اعتماد اور ہمدردیاں بھی حاصل کرنے کی کوشش کی اور اس میں پوری طرح کامیاب رہے چنانچہ ۱۹۷۸ء میں جب اندرون ملک شاہی نظام کے خلاف زبردست بغاوت پھوٹ پڑی تو رضا شاہ پہلوی کو ۱۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو اپنا تخت و تاج چھوڑ کر فرار ہونا پڑا جلا وطنی کے طویل وقفے کے بعد ۱۹۷۹ء میں علامہ خمینی اسلامی جمہوریہ انقلاب کے بانی کی حیثیت سے وطن واپس لوٹے تو ان کی عمر ۸۰ سال کے قریب تھی، اپنی پیرانہ سالی اور ضعیف العمری کے باوجود ان میں جو قوت ارادی، عزم و عمل، اپنے نظریہ کی حقانیت و صداقت پر اعتماد اور مقصد کے حصول کے لیے لگن تھی تاریخ عالم میں اس کی مثالیں بہت ہی خال خال نظر آتی ہیں۔

مارچ ۱۹۷۹ء میں ایرانی عوام کی اکثریت نے "اسلامی جمہوریہ" کے حق میں ووٹ دیا اور ملک میں "شیعہ مذہب" کو سرکاری دین قرار دیا گیا اور جو جدید آئین مرتب کیا گیا اس کے تحت علماء کی کونسل کو "ویٹو پاور" حاصل ہو گیا اور علامہ خمینی تا حیات ایران کے اعلیٰ اختیار والے رہنما قرار دیئے گئے۔

ایران میں شہنشاہی نظام کے خاتمہ کے بعد جو سیاسی اور فکری انقلاب آیا اس نے پوری دنیا کو حیرت و استعجاب میں ڈال دیا۔ علامہ خمینی نے اپنے فکر و تدبر اور سیاسی سوجھ بوجھ سے ایران میں انقلاب برپا کر کے نہ صرف شہنشاہیت کی تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی بلکہ ملک کا پورا سیاسی اور اقتصادی نظام بدل کر رکھ دیا۔

© rasailojaraid.com

علامہ خمینی نے اپنی زندگی میں جس قدر نشیب و فراز دیکھے اور جس طرح قعات پر وہ اثر انداز رہے اس کی بھی کوئی جھلک ہمیں دوسرے معاصر سیاسی قائدین کی زندگیوں میں نظر نہیں آتی، علامہ کی وطن سے جلاوطنی، ائی انقلاب، شاہ ایران کی معزولی اور زوال، امریکہ اور مغربی ممالک کے تھ تصادم، سفارت کاروں کا یرغمال، امریکہ سے اثاثہ جات کا حصول ق سے سخت طویل ترین جنگ پھر جنگ بندی، ایسے ہنگامہ خیز واقعات ہیں جن میں سے ایک آدھ بھی بہت سے رہنماؤں کی زندگی میں وقوع پذیر نہیں ہوتا۔ جدید دور کی تاریخ میں یہ بہت ہی اہم واقعہ ہے کہ علامہ خمینی کی رہنمائی رہنمائی کے نتیجے میں ایران کی نوجوان نسل نے مغربی زندگی اور جدیدیت انتقالی کی بدترین لعنت سے نجات حاصل کی اور اپنے آپ کو مذہب و اقتدار سے وابستہ کرکے سر اٹھا کر فخر اور وقار کے ساتھ جینے لگے۔ اس عظیم انقلابی کارنامہ کا عالم عرب سمیت عالم اسلام نے بجا طور پر دل سے خیر مقدم کیا تھا، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ انقلاب ایران کے بعد اکثر عرب اور اسلامی ممالک کے ساتھ ایران کے تعلقات میں کشیدگی رہی اور اس کی وجہ وہ ایرانی تحریکات تھیں جن کے ذریعہ علامہ خمینی نے ایرانی طرز کا اسلامی انقلاب ان ممالک میں بھی درآمد کرنے کی کوشش اور تلقین کی تھی۔

ہمیں یہ مان لینا چاہیے کہ علامہ خمینی موجودہ دور کے ان عظیم رہنماؤں میں شامل تھے جو فکری انقلاب کے ذریعہ دنیا میں تعمیری تبدیلی کے خواہاں ہوتے ہیں،

علامہ خمینی ایران کو ایک اسلامی مملکت کا نمونہ بنا کر پیش کرنا چاہتے تھے تاکہ آج کی جدید اور مغرب زدہ ماحول میں ایک ایسی سلطنت وجود میں

© rasailojaraid.com

آسکے۔ جو عملاً اسلام کی حقیقی اور عملی تصویر بن جائے۔ علامہ خمینی کا یہ نعرہ کہ لا شرقیہ ولا غربیہ۔ اسلامیہ اسلامیہ۔ کا مفہوم بھی یہ تھا کہ ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جو مغرب اور مشرق کے مہلک اثرات سے پاک ہو اور جس میں اسلامی فکر و شعور کی جھلک ملتی ہو۔ یہ تصور بہت اچھا اور یہ کوشش بہت مبارک تھی۔ اگر یہ ساری صورت حال عملی شکل اختیار کر لیتی تو اسلامی ممالک امریکی اور روسی غلبے اور تسلط سے نکل کر اپنی ایک آزاد معیشت قائم کر لیتے اور دونوں بلاکوں کے معاشی اور تمدنی غلبے کا شکار ہونے سے بچ جاتے۔ مگر افسوس ایسا نہیں ہو سکا۔ ع

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

علامہ خمینی اب اس دنیا میں نہیں رہے اور ان کی موت نے ردِ عمل کا جو سلسلہ شروع کیا ہے وہ حالانکہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ ایران سے باہر بھی رنج و غم کی لہر فطری ہے اس طرح یہ تشویش بھی بجا ہے کہ علامہ خمینی کے بعد وہاں کے سیاسی حالات کیا کچھ رُخ اختیار کریں گے؟ مغربی ایشیا کی صورت حال پر علامہ کے انتقال سے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ اور عالم اسلام سمیت اب بڑی طاقتوں کی بھی خارجی پالیسی کیا کچھ بنے گی؟ اور جناب علی خامنائی نے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں تاہم علامہ خمینی کو جو مقام و مرتبہ اور ایرانی عوام میں مقبولیت و محبوبیت اور اثر و رسوخ حاصل تھا وہ سب کچھ کسی دوسرے رہنما کو حاصل ہونا ممکن نہیں۔ پھر بھی امید کی جا سکتی ہے کہ خمینی اور خامنائی میں جو صوتی و لفظی یکسانیت اور ہم آہنگی ہے وہ گفتار و کردار اور فکر و عمل کے سانچے میں بھی ڈھل سکیں گے۔ ہمیں اعتراف ہے کہ علامہ خمینی اس صدی کے ان عظیم رہنماؤں میں تھے جن کے اثرات مادی اور جغرافیائی حدود سے ماورا تھے اور بقول شاعر مشرق۔ ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

© rasailojaraid.com